© rasailojaraid.com

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

حضرت ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم جان المجددی
کابل (افغانستان)

الحق کے سوالنامہ کا پیش نظر جواب افغانستان اور عالم اسلام کے برگزیدہ شخصیت مجاہد جلیل عارف وقت حضرت نور المشائخ (ملا شور بازار مرحوم) مجددی قدس سرہ العزیز کے جانشین حضرت ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم جان المجددی دامت برکاتہم کا لکھا ہوا ہے موصوف اپنے اولوالعزم والد بزرگوار کے صدقۂ جاریہ اور خاندان مجددیہ کے گل سرسبد ہیں۔ شریعت و طریقت کے جامع، منبع رشد و ہدایت اور علم و عرفان کے منار ہیں زمانہ کے حالات اور تقاضوں کی روشنی میں عالم اسلام اور اسلام کے مسائل پر گہری نظر اور پرسوز دل رکھتے ہیں۔ مجلس میں بلا کی تاثیر ہے۔ الغرض آپ کی خانقاہ قلعہ جواد آج بھی مغرب زدہ کابل میں روحانیت اور سکون کا ایک جزیرہ لگتا ہے۔ پچھلے سال سفر کابل میں اس ناچیز کے ساتھ حضرت موصوف اور ان کے صاحبزادگان اور پورے خاندان نے جس بے پناہ شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا اور تقریباً ایک ہفتہ قیام افغانستان کے دوران ہر جگہ جن عنایتوں سے نوازا گیا اس کے لئے ایک مستقل مضمون درکار ہے۔ آج کی فرصت میں ہم حضرت موصوف کے گرانمایہ خیالات پیش کرتے ہیں۔ (سمیع الحق)

فضیلت پناہ دانشمند گرامی مولوی سمیع الحق صاحب، صاحب امتیاز جریدۂ الحق۔

مکتوب محبت اسلوب مواصلت نمود بدواً توضیح میکنم کہ سبب تاخیر جواب آنبود کہ فقیر بطرف ولایت غزنہ و بعض کاروائی مدرسہ عالی نور المدارس فاروقی سفر نمودہ بودم۔ درنامۂ گرامی پرسش چند نمودہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بوده‌اند میدانم که وجدان سلیم شما از حسن ظن که بمن دارید این پرسش‌ها را از قریحه بقلم و از قلم بقرطاس حواله نموده اند اما حیات پرشور و بی انجام من قیمت آنرا ندارد که نظریات خویش را نسبت تعیّن بعض شئون جامع علمی و با شخصیت ایشان برجسته عرفانی توضیح دهم و یا از نقطه نگاه حیات اجتماعی عالم اسلام از حیث تاثیر سلسله ثروت ناستی که اذهان و افهام را تربیه و تنبیه می نماید اظهار نظریه نمایم چون سوال فرموده اند بجواب میپردازم اوّل در حیات خوشگوار و باسعادت که در دوره عالم علم سپری نموده و می نمایم و در حیات برزخ نیز از آن بعون الله تعالی بران حسن خاتمه استفاده خواهم نمود طمانیت قلبی و تقویه وجدان مرا که باعث می آورد همانا در فن تفسیر قرآن عظیم الشان ابن کثیر و معالم التنزیل است و در سلسله حدیث علاقه من با بخاری و مسلم و مستدرک حاکم نیشاپوری بوده و در فقه هدایه و فتح القدیر که در سلسله فقه یا حقوق اسلامی بدان من زیاده تر دل پسند بوده و در معانی مطوّل را با تلخیص پسند دارم در تشریع اسلامی توضیح و از مؤلفات جدید تاریخ تشریع اسلامی را که نغز مؤلف صاحب قدر مصری جمع نموده اند مرا محظوظ مینماید در تصوف که دارائی دو مکتب است. اوّل وجدی عشق و علاقه با "فصوص الحکم" ابن عربی و مثنوی مولانا بلخی رومی دارم در مکتب شهودی تلمیذ مکتوبات امام همام مجدد الف ثانی "میباشم و بدان افتخار مینمایم. در تاریخ علامه ابن خلدون را بسیار دوست داشته و الحق که درین فن استاد کامل می باشد، و در ادب عربی ابن مقفع و امام بوصیری را در متقدمین امتیاز می دهم و در طبقه حالیه مرحوم شوقی بیگ مصری را ستائش می کنم و در ادب فارسی با سعدی و نظامی و جامی هروی و دانتف لاهوری و عرفی رای پسندم و تخصیص خاص بمقام ادبی مولانا عبدالقادر بیدل قائلم در کلام و فلسفه حجت الاسلام غزالی و علامه ابن رشد فلسفی را با کمال احترام می ستائم البته علم برداران ثقافت اسلامی در فلسفه و کلام بوده اند هر کدام ازین شهسواران میدان باصفای علم و دانش شان خاص داشته و در فنون مختصه خود هاتوانستند که از موضوع علم و تعریف علم و تبصره هائیکه بادعه در آن علوم و اجتهادیات جامعه و در آن فنون با توان کامل و تدبر علمی که شامل تمام نکات رسیده علمی بوده معرفت را دارا بودند و از منطق رسائی دانائی کار گرفته اند رحمت خاص خداوند جل شانه" بر اوان این برگزیده گان معارف اسلامی با خصوصیات این ذوات عالی مرتبت آنست که هر فن را چنان شرح و بسط داده اند که تمام طبقات علمی امروزه بمقام علمی شان معترف بوده به آواز بلند می گویند هر فن را که تخصیص داده اند کما هو آنرا کمیتاً و کیفیتاً در رشته تصنیف تالیف آورده اند و از اصل موضوع خارج نشده تحقیقات بلند و تدقیقات ارجمند شان در همان موضوع که فرموده اند تماماً متکی بر قوایم علمی بوده جزاهم الله عنا و عن سائر اهل العلم خیر الجزاء

دوم در حصه جوانب دیگر که طبعاً وران از چندین جهت فی اجتماعی بحث می شود مثل سیاست و اقتصاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واخلاق وتحریک مسائل که احساسات یک ملت را بطور ی می آورد ان را اگر روح حیات بگویم بعید نیست و در دنیا امروزه اسلامی بیشتر دلچسپی من بجریده المسلمون که از قاهره نشر می شود بوده وسپس روزنامه الندوه عربیه را قابل قدر می دانم واز مجله ها دارالعلوم دیوبند ومجله پیام حق که از کابل نشر می شود آن را مفید می دانم ومجله الحق را که در لسان ادبی اردو خدمت در شئون حیات اجتماعی اسلامی وسیاسی اسلامی می نماید می ستائیم منکه تخصیص برائے این روزنامه ها یا مجلات قائل شده ام حدت من تنها وتنها اینست که نشرات آنها در جبهه ہائے سیاسی واجتماعی واقتصادی ودر حیات از کلتور وایدیالوجی اسلام مستقلاً پیروی نموده دولت خانگی خود را بنسل وجیل آینده اسلامی معرفی می نماید. زیرا امروز فرض تحسین است تا ابنائے مسلمان از استقلال علمی وسیاسی واقتصادی به اساس یک منطق قوی واقف شوند کلتور اسلام در تمام شئون حیاتیه بنی نوع انسانی مستقل بوده وگاهی از مکتب ہائے امپریزم ویا نیزیا لزم پیروی نموده حقوق سیاسی، حقوق اقتصادی، حقوق ملی حقوق جغرافیائی، ہمه را بطور خاص ومنطق قوی واستقلال علمی بیان می نماید که بہر انسان دانا وصاحب ضمیر روشن معلوم ومشهود است.

سوم مسئله که مربوط به حیات شخص من است، نسبت به حوزه ہائے علمی است. البته من علاقه زیاد بدارالعلوم عربیه کابل وبدرسگاه خانقاه عالیه مجددی دارم.

عمری بہرور وحظہائے نیک ظاہراً وباطناً حاصل نموده ام اگر بر تن من زبان شود هر موئے، یک شکر دی از ہزار نتوانم کرد. خاصتاً ذره نوازی وتربیه باطنی وظاہری که از حضور مقدس حضرة شیخ الاسلام مولانا ومرشدنا نور المشائخ قدس سره که پیشوائے ظاہری وباطنی من است. بدست آورده ام زبان قاصر من وقلب کاسر من نمی تواند شکریه آن احسان را ادا نماید بلکه می توانم که بگویم بجز رہنمائی من است ودر طریق علم ومعرفت استاد وپیشوائے برگزیده من بلکه من او را مریدم او بعینی هست پیرمن.

دیگر استاد بزرگوارم شیخ الحدیث والتفسیر مولانا یار محمد صاحب وردکی رحمة الله علیه که صدر دارالعلوم عربیه کابل بودند ودر حصه تفسیر، موضح الفرقان بزبان پشتو حصه بزرگ داشتند گاہے مقام علمی شان را از دست نمی توانم بہترین مقامات آخرت را برائے آن استاد بزرگوار طالبم.

چهارم. به عقیده من امروز بہترین نظریه برائے ارتقائے ملت اسلامی آنست که ملت اسلام خاصتاً طبقه جوان باید سرمایه کامل از ثقافت وکلتور اسلامی بدست آرند واز انکشافات علمی حدیثه از طریق تکنالوژی عصری باید کاملاً واقف باشند البته وظیفه مہم علما ورہنمایان اسلامی امروز آنست تا اساسات علمی وثقافتی اسلامی بر اساس منطق علمی امروزه تدوین نموده بر این تعلیم ابنائے امروزه اسلامی بہترین ارمغان اسلامی را تقدیم کنند وباید این تدوین در تمام شئون علمی اسلامی متکی بر اصولات قولی معنوی معقول ومنقول بوده

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

در عین حال مراعات حسن انتشار وطرز تفہیم موضوع علمی براساس کیفیات علمی باشد کہ زیادہ تر بر بدیہیات ومشاہدات متکی بودہ ودار دلائل باشد کہ آن دلائل را افکار منور وعقول سالم عقلاً وعلماً قبول نمایند و نیز در مسائل کہ قرآن عظیم الشان درحصہ تکوین وکیفیات، کائنات سفلی وعلوی ارشاد می نماید از امعان نظر صاحب کار گرفتہ صورت تدوین آنرا دریک فارمول جامع علمی ترتیب نمودہ بعالم علم ودانش عرضہ نمایند البتہ بعقیدہ من بودن در این مرحلہ یک میٹنگ بزرگ علمائے موجودہ اسلامی ضرور است درین مورد کہ امروز احتیاج بزرگ بدان عالم اسلام وارد حرکت مثبت علمی بوجود آید من یقین دارم اگر این سلسلہ از یک توافق سالم وصداقت کامل انجام شود مشکلات امروزی عالم اسلام کہ از حیث بعض اسرار خاصہ علمی بوجود آمدہ و در دنیا کنونی ملت اسلام بحیث یک ملت ذی علم ومعرفت کہ سزاوار مقام مسلمین است اثبات وجود خواہند نمود۔

این بود نظریہ من کہ بجناب شما مختصراً توضیح نمودم —— اگر بگویم شرح این بعید شود

(فقیر محمد ابراہیم المجددی ابن عمرؒ)

⋯⋯ ★ ⋯⋯

ترجمہ | محبت نامہ نے نقشۂ وصال سامنے کیا۔ سب سے پہلے تاخیر جواب کا سبب واضح کر دینا مناسب ہے۔ فقیر مدرسہ عالیہ نور المدارس فاروقی (واقع شہر غزنی) کے بعض اہم کاموں کے لئے غزنی گیا تھا۔ آپ نے مکتوب گرامی میں اپنے وجدان سلیم کے پیش نظر مجھ پر حسن ظن فرماتے ہوئے چند سوالات کو ذہن سے بوساطت قلم زیب قرطاس فرمائے ہیں۔

۱۔ میری پرشور اور بے انجام زندگی اس قابل نہیں کہ اپنے نظریات کو بعض علمی زاویوں یا ممتاز شخصیتوں میں متعارف کرانے کی جسارت کروں۔ یا عالم اسلام کی اجتماعی زندگی کے گہرے تاثرات کے نقطۂ نگاہ سے جو لوگوں کے اذہان وافہام کی تربیت کرتی ہیں اپنے نظریہ کی نشاندہی کر سکوں۔ تاہم حسب تعمیل حکم سوالات کے جوابات تحریر کر رہا ہوں۔ اولاً یہ کہ خوشگوار اور باسعادت زندگی ہیں جو گلستان عالم میں اب بڑھاپے کی حالت تک پہنچا دیا ہے۔ اور جیسے بفضل ایزدی حسن خاتمہ اور برزخی زندگی کو گزارنے کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

فن تفسیر میں ابن کثیر اور معالم التنزیل نے اطمینان قلب اور تقویت وجدان کے ثمرات بخشے اور علم حدیث میں بخاری شریف اور مسلم شریف۔ امام حاکم نیشاپوری کی مستدرک سے پوری وابستگی اور تعلق ہے۔ اور علم فقہ میں ہدایہ۔ فتح القدیر۔ فقاہت اور اسلامی حقوق کے اعتبار سے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ اور علم معانی میں مطول کو تلخیص کے ساتھ پسند کرتا ہوں اور اصول فقہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں جو تشریع اسلامی کا فن ہے اس میں توضیح تلویح اور جدید تالیفات میں تاریخ تشریع اسلامی نے مجھے محظوظ کیا ہے۔ جسے مصر کے تین مصنفوں نے مل کر تصنیف کیا ہے۔ اور علم تصوف جس میں دو مکتب ہیں۔ اوّل مکتب "وجودی عشق" میں ابن العربی کے فصوص الحکم اور مولانا روم کی مثنوی سے علاقہ رکھتا ہوں اور دوسرا مکتب "شہودی" میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوباتِ گرامیہ کا شاگرد ہوں۔ اور ان سے شرفِ تلمذ پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ اور فنِ تاریخ میں علامہ ابن خلدون کی تاریخ سے بہت ہی زیادہ محبت ہے۔ اور حق بات یہی ہے کہ یہ کتاب فنِ تاریخ میں استادِ کامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ادب عربی میں متقدمین میں سے ابن مقفع اور امام بوصیریؒ کو تمغۂ امتیاز دیتا ہوں اور دورِ حاضر میں مرحوم شوقی بیگ مصری کا ثنا خواں ہوں اور ادبِ فارسی میں سعدی نظامی، جامی ہروی، واقف لاہوری اور عرفی کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور ادبی مقام میں خصوصی طور پر مولانا عبدالقادر بیدل کا معترف ہوں۔ اور علم کلام و فلسفہ میں حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اور علامہ ابن رشد فلسفی کو پورے احترام کے ساتھ حق مدح سرائی اور خراجِ تحسین ادا کرتا ہوں۔

یقیناً یہ حضرات اسلامی ثقافت کے فلسفہ و کلام کے علمبردار تھے۔ اور درحقیقت یہ تمام اکابر علمی میدان کے شہسواروں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی علم و دانش کی روشنی میں اور اپنے خصوصی علوم و فنون جو ان کو ورثہ میں نصیب ہوئے تھے۔ (جس میں پوری دسترس اور کامل عبور رکھتے تھے۔) کو بیان موضوع اور تعریف اور بلند پایہ تبصروں اور مکمل و جامع اجتہادات سے آراستہ کیا ہے۔ اور اپنے ان فنون میں پوری توانائی اور علمی تدبر و فراست (جو جملہ نکات پر حاوی ہے) کے اعتبار سے "وارا" تھے۔

خداوند قدوس جل شانہٗ معارفِ اسلامی کے ان چیدہ شخصیتوں کے ارواحِ طیبہ پر اپنی خصوصی رحمتوں کو نازل فرمائے ان بلند پایہ حضرات کی خصوصیت تھی کہ انہوں نے ہر فن کی ایسی جامع تشریح کی ہے۔ کہ تمام علمی طبقے ان کے علمی مقام و منزلت کے معترف باوازِ بلند یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان نیک سیرت ہستیوں نے ہر اس فن کو (جسے ان کو خصوصی لگاؤ تھا۔) کماحقہٗ پورے کم و کیف کے ساتھ تصنیف و تالیف کی لڑی میں پرو کر اصلِ موضوع سے کبھی ادھر ادھر نہ ہوئے۔ اور موضوع سے وابستہ جو بلند پایہ تحقیقات و تدقیقات کو بیان کیا ہے وہ علمی براہین اور بنیادوں پر مستحکم ہے۔ جزا اللہ عنا وعن سائر اہل العلم خیر الجزاء۔

۲۔ رسائل و مجلات کے سلسلہ میں وہ جریدے اور رسالے پسند ہیں جن میں سیاست، اقتصادیات اخلاق اور ایسے مسائل کی تحریک جو وحدتِ ملی کے احساسات کو فروغ دیں۔ اگر ان کو "روحیات" سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پکاروں تو یہ لقب بے جا نہ ہوگا۔ اور موجودہ اسلامی دور میں زیادہ تر دلچسپی "المسلمون" نامی رسالہ سے ہے۔ جو قاہرہ سے شائع ہوتا ہے۔ بعد ازاں عربی روزنامہ "الندوہ" کو قابلِ قدر سمجھتا ہوں۔ اور ماہنامہ دار العلوم جو دیوبند سے شائع ہوتا ہے۔ نیز "پیامِ حق" جو کابل سے نشر ہوتا ہے۔ اور ماہنامہ الحق کی ستائش کر رہا ہوں (جو اردو کی ادبی زبان میں ملت کی اجتماعی، سیاسی شعبہائے زندگی میں اسلامی اقدار کی خدمت کر رہا ہے۔)

میں ان رسائل و جرائد کی تعریف محض اس لئے کرتا ہوں کہ میرا مطمحِ نظر صرف یہی ہے کہ ہر قسم کے مجلات کی نشر و اشاعت سے سیاسی اجتماعی، اقتصادی اور کلچر کی روح و نظریات و افکار میں اسلامی روح پیدا ہو، فرزندانِ ملتِ اسلامیہ کو اسلامی روایات و اقدار سے متعارف کرے کیونکہ موجودہ دور میں سب سے اہم اولین فریضہ یہی ہے کہ مسلمان پود علمی، سیاسی، اقتصادی مسائل سے قوی دلائل کی بنیاد پر مسلح ہو کر اسلامی کلچرل کو افراد انسانی کی زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کریں اور سکولوں اور کالجوں میں امپیریلیزم اور ماتریالزم (مادہ پرستی) کے پیروکار نہ بنیں۔ سیاسی، اقتصادی، ملی اور جغرافیائی حقوق کو ایک خصوصی نہج، موثر بیان اور علمی سنجیدگی سے واشگاف کریں جسے ہر ایک دانشمند اور روشن ضمیر انسان سمجھتا ہے۔

۳۔ تیسرا مسئلہ جو میری زندگی سے وابستہ ہے۔ علمی چشموں سے سیرابی کی نسبت یہ ہے کہ میرا سب سے زیادہ تعلق دار العلوم عربیہ کابل اور خانقاہ عالیہ مجددیہ عمریہ کی درسگاہ سے ہے۔ میرا علمی سرمایہ علم و معرفت کے ان دو مرکزوں سے مستفاد ہے۔ باطنی حالات اور ذوقی کیفیات بھی عرفان کے اس مقدس مرکز خانقاہ مجددی سے دستیاب ہوئے ہیں۔ اگر میرے جسم کے تمام بال زبان بن جائیں تو ان مراکز کے لامتناہی عنایات و احسانات کا حقِ سپاس و تشکر ادا نہیں کر سکتے خاصکر باطنی و ظاہری اصلاح و تربیت جو حضورِ مقدس حضرت شیخ الاسلام مولانا و مرشدنا نور المشائخ قدس سرہ (جو علوم ظاہری و باطنی میں میرا آقا اور پیشوا ہے) کی بدولت مجھے حاصل ہے۔

میرا قلب و دماغ اور زبان یکسر اس قابل نہیں کہ ان کے بے پایاں نوازشات کا سپاس ادا کر سکوں۔ ہاں ——— !

مالایدرک کلہ لایترک کلہ کے مطابق مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ وہ علم و معرفت میں میرے استاد اور پیشوا ہیں۔ میں ان کا مرید اور وہ میرے مرشد و آقا ہیں۔ میرے دوسرے استاد بزرگوار شیخ الحدیث والتفسیر مولانا بابا محمد صاحب وردگی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو دار العلوم عربیہ کابل کے صدر مدرس تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور تفسیر موضح القرآن (جو پشتو زبان میں لکھی گئی ہے) میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے ۔ میں ان کے علمی مقام کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت کے بہترین مدارج اور بلند مقامات پر فائز فرمادے ۔

۴۔ چوتھی بات یہ ہے ، میرے عقیدہ میں آج ملتِ اسلامیہ کی ترقی و بقا کے لئے بہترین نظریہ یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے نوجوانوں کو اسلامی کلچر اور ثقافت کے مکمل سرمایہ سے بہرہ ور کر دیا جائے اور جدید علمی انکشافات ، موجودہ دور کی ٹکنالوجی سے کامل طور پر شناسائی حاصل کرائی جائے ۔

البتہ آج علماء کرام اور رہنمایانِ اسلام کا اہم وظیفہ یہ ہے ۔ کہ ثقافتِ اسلامی کو موجودہ فلسفہ کی بنیاد پر مدون کر کے عصرِ حاضر کے نوجوانوں کو ارمغانِ اسلامی پیش کریں ۔ اور اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ اس نئے تدوین میں علومِ اسلامیہ کے جملہ شعوق محسوس اصول اور عقلی نقلی دلائل پر مبنی ہوں جنہیں روشن فکر ، سلیم الطبع حضرات قبول کریں ۔ اور ان جدید کتب کی عبارت میں روانی ، شستگی ہو ۔ لہجہ عام فہم ہو ، بدیہیات اور مشاہدات پر مبنی ہوں ۔ اور ان میں ایسے دلائل سے مسائل کو ثابت کیا گیا ہو ۔ جن دلائل کو عقلِ سلیم رکھنے والے حضرات از روئے عقل و دانش قبول کریں ۔ نیز ان مسائل کو بھی ایک جامع فارمولے کے تحت جمع کریں جن کو قرآنِ مجید اور روایات میں تکوینی اور عالمِ سفلی ، علوی کی کیفیات کو صراحۃً یا اشارۃً بیان کر دیا گیا ہے ۔

البتہ میرے عقیدہ اور نظریہ میں یہ بات سب سے پہلے ضروری ہے ۔ کہ اس سلسلہ میں اکابر علماء اسلام کا ایک اجتماع منعقد ہو جائے ۔ جس کی علمی حرکت اور نشاط پیدا کرانے کے لحاظ سے بے حد ضرورت ہے ۔ اگر پورے خلوص اور صداقت سے یہ کام شروع ہو سکے تو عالمِ اسلام کو علمی و فکری پیش آمدہ جدید مسائل و مشکلات کا جواب دیا جا سکے گا ۔ اور ملتِ اسلامیہ کو وہ علمی اور عرفانی مقام مل سکتا ہے جو اس کے شایانِ شان ہے ۔ یہ میرے خیالات تھے ۔ جو مختصراً جناب کی خدمت میں عرض کئے گئے ۔

گر بگویم شرح ایں بے حد شود

بقیہ : عربی زبان :

لیکن ان پر عربی کی بجائے اردو مسلط کی گئی ۔ جس روز عربی کو چھوڑ کر اردو کو قومی اتحاد کا ذریعہ بنایا گیا ۔ اسی روز بنگلہ دیش کی بنیاد پڑی ۔ مغربی پاکستان میں بھی علاقائی زبانوں کے حامی عربی کے لئے برضا و رغبت تیار ہیں ۔ ابھی وقت ہے ۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا ۔

عالمِ عرب اور عالمِ اسلام سے ارتباط کے لئے عربی کی جو اہمیت ہے ۔ اس سے بھی آپ اور مولانا ہزاروی بخوبی واقف ہیں ۔ عربی کو اس کا مقام دلانا جمعیۃ کا آپ کا اور مولانا ہزاروی کا وعدہ ہے ۔ ۔ ۔ بلکہ دینی فرض ہے ۔ والسلام ۔

© rasailojaraid.com